

قُدْرَت مند حقیقت خُدا کی
 نمبر 3518
 ایک خطبہ
 شائع شدہ جمعرات، 29 جون، 1916
 ادا کردہ سی۔ ایچ۔ سپرجین
 مقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن
 خُداوند کے دن کی شام، 11 فروری، 1872

اور اُن میں سے بُہتیرے جاؤگری کے کام کرنے والے اپنی کتابیں لا کر سب لوگوں کے سامنے جلا دیں اور اُن کی قیمت گنی"
 گئی تو پچاس ہزار روپے نکلی۔
 "پس خُدا کا کلام نہایت قدرت کے ساتھ بڑھتا اور غالب ہوتا گیا۔"
 اعمال 19:19-20

یہ ہم کو نہایت تسلی بخش بات ہونی چاہیے کہ ہم قدیم زمانوں میں خُداوند کے خوشخبری کے فتوحات کو سُنیں۔ یہ محض تاریخ کی دلچسپی کی بات نہیں بلکہ آج کے دن کے لیے عملی تسلی کا موجب بھی ہے، کیونکہ خوشخبری آج بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ اٹھارہ سو برس پہلے تھی۔ اگر ہم خوشخبری کو بیان کریں تو وہی خوشخبری ہے جو پولس نے سُنائی تھی۔ شاید ہمارے پاس پولس کی تمام نعمتیں نہ ہوں، یا ایلوس کی فصاحت نہ ہو، مگر جو کچھ عملی ضرورت کے لیے ہے، وہی پیغام ہمارے ساتھ ہے جو پولس کے ساتھ تھا، پس ہم بھی ویسے ہی نتائج کی امید کر سکتے ہیں۔

یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ شاید آبادی کے لوگ اپنی نوعیت میں بدل چکے ہوں، مگر یقین جانو ایسا نہیں ہے۔ یسوع مسیح کی خوشخبری کسی ایک یا دو صدیوں کے لیے نہیں تھی بلکہ تمام زمانوں کے لیے ہے۔ آخرکار، آدمیوں کے دل نہیں بدلے۔ لندن کے باسی، افسس کے باسیوں سے کچھ کم مشابہ نہیں ہیں۔ اگرچہ اُن کے لباس مختلف ہیں، اُن کی زبان اور اُن کے رسوم و رواج بدل گئے ہیں، مگر جیسے پانی میں چہرہ چہرے کو منعکس کرتا ہے، ویسے ہی آدمی کا دل دوسرے آدمی کے دل کی مانند ہے۔ اٹھارہ سو سال پہلے کے گناہگار آج کے گناہگاروں جیسے ہی ہیں۔

اگر کوئی شخص آج لندن میں اُسی خوشخبری کے ساتھ آئے جس کے ساتھ پولس افسس میں آیا، تو وہ لندن کے لیے ویسی ہی موزوں ہوگی جیسے افسس کے لیے تھی۔ اور اس سے بھی بڑھ کر، وہی رُوح آج بھی خوشخبری پر نازل ہوتی ہے جو اُس وقت ہوتی تھی۔ اُس قدیم زمانے میں خوشخبری کی نجات بخش قدرت نہ تو پولس کی منطق میں تھی اور نہ ہی ایلوس کی فصاحت میں، بلکہ وہ قُدْرَت خُدا کے پاک رُوح میں تھی جو خُدا کے کلام کو تاثیر بخشتا تھا۔

اب خُدا کا رُوح محدود نہیں ہے، وہ ازلی اور قادر مطلق ہے، اُس کا بازو چھوٹا نہیں ہوا کہ وہ نجات نہ دے سکے۔ وہ آج بھی ویسی ہی قدرت کے ساتھ خُدا کے کلام کو نجات کا ذریعہ بنا سکتا ہے جیسا کہ تب تھا، بلکہ، اُس کے نام کو برکت ہو، وہ ایسا کر بھی رہا ہے! اُس نے حال ہی میں مڈغاسکر میں ایسا کیا، اور دُور دراز ممالک میں بھی، بلکہ ہم نے اُسے اپنے درمیان بھی کام کرتے دیکھا ہے۔ ہم نے اُن بے شمار لوگوں سے جان پہچان رکھی ہے جو تاریکی سے روشنی میں، شیطان کی غلامی سے مسیح کی آزادی میں آئے ہیں، اُسی خوشخبری کی قدرت کے وسیلے جو پولس نے سُنائی تھی اور جسے ہم بھی سناتے ہیں۔

جب پولس اور اُس کے دو یا تین ہمراہی افسس میں داخل ہوئے، تو وہ کسی طرح اُن دو یا تین مسیحیوں سے مختلف نہ تھے جو کسی بھی شہر میں بشارت کی نیت سے داخل ہوتے ہیں۔ بے شک، اُن کے پاس معجزات کا عطیہ تھا، مگر ہمارے پاس ایسے وسیلے موجود ہیں جو اُن کے پاس نہ تھے۔ ہمارے پاس وہ کُتب ہیں جنہیں ہم دُور دُور تک پھیلا سکتے ہیں، اور اکثر مقامات پر وہ دینی آزادی میسر ہے جو انہیں حاصل نہ تھی۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کسی ایسے مرتبے پر فائز تھے جو ہم سے برتر ہو، یا اگر تھے بھی، تو ہم بھی اُسی مرتبے پر پہنچ سکتے ہیں، اور ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ پولس کا خُدا لندن اور دیگر مقامات میں بھی ویسے ہی کام کرے گا جیسے اُس نے افسس میں کیا، بشرطیکہ ہم بھی اُسی طرح اُس کی الہی مرضی کے تابع ہوں، اور اُس کی خدمت میں اُسی جوش و خروش سے مصروف رہیں جیسے وہ جلیل القدر رسول امت تھا۔

ہمارا متن تین نکات پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ پہلا یہ کہ فرمایا گیا کہ خُدا کا کلام بڑھا، پس سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ افسس میں خُدا کا کلام بویا گیا۔ اگر وہ بویا نہ جاتا تو کیسے بڑھتا؟ دوسرا، خُدا کا کلام بڑھا، پس ہم اُس کے بڑھنے کا مشاہدہ کریں گے۔ یہ کلام گناہ پر غالب آیا، کیونکہ اُس نے لوگوں کو اپنے بیہودہ جاؤگری کے کُتب جلانے پر آمادہ کیا۔ پس آئیے، ابتدا کریں۔

خُدا کا کلام بویا گیا

یہ دیکھنا نہایت دلچسپ ہے کہ افسس میں خُدا کا کلام کس طرح بویا گیا۔ میں نے تمہارے سامنے سب کچھ پڑھا، اور تم نے ملاحظہ کیا کہ جب پولس پہلی بار وہاں آیا، تو چند اشخاص نے اُسے خوشی سے قبول کیا۔ میرا گمان ہے کہ رسول یہودیوں کے محلے میں گیا ہوگا، کیونکہ ہر شہر میں یہودیوں کا ایک مخصوص محلہ ہوا کرتا تھا۔ وہاں اُس نے دریافت کرنا اور دیکھنا شروع کیا، اور جلد ہی اُسے معلوم ہوا کہ وہاں یوحنا بپتسمہ دینے والے کے کچھ پیروکار موجود ہیں—تقریباً بارہ اشخاص۔ پس، اُس نے اپنی خدمت کا آغاز انہی سے کیا۔

یہ لوگ وہ زمین تھے جو پہلے ہی تیار کی گئی تھی، اچھی طرح جوتی گئی، بیج کے لیے مستعد۔ پس، اُس نے انہیں ایمان میں مزید تعلیم دی، اور وہ خُداوند یسوع پر ایمان لائے، اور بپتسمہ لیا، اور وہ پہلی جماعت بنے جن کے ذریعے ایک مسیحی کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی۔

اے خُدا کے خادم، جا، جہاں خُدا تجھے بھیجے! وہاں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو پہلے ہی خُدا کے ہاتھوں تیار کیے جا چکے ہیں کہ تجھے قبول کریں۔ سب سے بنجر سرزمین میں بھی کچھ خطے ایسے ہوتے ہیں جو نخلستان کی مانند سرسبز و شاداب ہوتے ہیں۔ اور بدترین انسانوں کے مجمع میں بھی بعض دل ایسے ہوتے ہیں جنہیں خُدا نے نرم کر دیا ہوتا ہے کہ وہ فوراً خوشخبری کو قبول کر لیں۔ ہمیں کبھی یہ نہ سوچنا چاہیے کہ اگر خُدا ہمیں کسی ایسی زمین پر بھیجتا ہے جو بظاہر سخت معلوم ہوتی ہے، تو وہ واقعی سخت ہوگی۔ اصل سختی ہماری ہے اعتقادی میں ہے! اگر ہم اس پر غالب آ جائیں، تو ہم حیران رہ جائیں گے کہ خُدا نے ہمارے لیے راہ ہموار کر دی ہے، اور جہاں ہم نے کوئی رفیق پانے کی امید نہ رکھی تھی، وہاں شاید بارہ چُنے ہوئے اشخاص ہوں گے جو ہمیں خوشی سے قبول کریں گے۔

میں تم سے، جو مسیح کی خدمت میں سرگرم ہو، مخاطب ہوں۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ دلیری اختیار کرو، کیونکہ تمہارے خُداوند نے بعض کو تیار کر رکھا ہے اور اُن کے دلوں کو مہیا کر دیا ہے کہ وہ تمہاری بات سنیں۔ آج کی شب، جب میں خوشخبری سنا رہا ہوں، تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ کچھ ایسے ہوں گے جو اسے سن کر کہیں گے، ”اُہ! یہ پیغام میرے لیے ہے، میں مجرم ہوں، مجھے ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔“ وہ پہلے ہی بپتسمہ دینے والے یوحنا کی توبہ کی منادی سن چکے ہیں، مگر ابھی تک یہ نہ جان سکے کہ یسوع پر محض سادہ ایمان کیا ہے۔ مگر مجھے اُمید ہے کہ جب آج رات وہ یہ سنیں گے کہ فقط ایک نگاہ مصلوب نجات دہندہ پر ڈالنے سے زندگی حاصل ہوتی ہے، اور جو کوئی یسوع پر ایمان لائے گا، وہ نجات پائے گا، تو وہ اس خوشخبری کو بڑی شادمائی سے قبول کریں گے، اور جلد ہی یسوع ناصری کے شاگردوں میں شمار کیے جائیں گے۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو!

مگر رسول نے پایا کہ افسس میں بُہت سی زمین پتھریلی بھی تھی۔ سب لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا، گو کہ بارہ اشخاص نے کیا، اور میرا گمان ہے کہ اُن کے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہوں گی۔ عموماً ہم یہ پاتے ہیں کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ تعداد میں خوشخبری کو قبول کرتی ہیں، پس میرا خیال ہے کہ پولس نے کم از کم چوبیس اشخاص کو مجتمع کر لیا ہوگا جو پہلے ہی یوحنا بپتسمہ دینے والے اور اُس کے منادی کرنے والوں کو جانتے تھے۔ مگر باقی لوگ ایسے نہ تھے۔

بھائیو، کیوں وہ سب کے سب اُسی راہ پر چلتے؟ کیا مسیح کے خادم کو یہ توقع رکھنی چاہیے کہ سب لوگ اُسے خوشی سے قبول کریں گے؟ اگر لوگوں نے خود مسیح کو رد کیا، تو کیا وہ ہمیں قبول کریں گے؟ اگر ہمارے آقا نے ہمیں محض آسان خدمت کے لیے بھیجا ہوتا، تو پھر اُس خدمت میں عزت و جلال کیا ہوتا؟ وہ آسان کام انہیں سونپتا ہے جو کمزور ہیں، مگر جب وہ ہمیں اپنی ہی قدرت سے معمور کرتا ہے، تو لازماً ہمیں ایسی دشواریاں بھی دے گا جنہیں ہمیں اُس کے نام کی قدرت سے فتح کرنا ہوگا۔ پس ہمیں اس لیے ہمت نہ ہارنی چاہیے کہ بہت سے ہمیں رد کرتے ہیں، بلکہ اپنے رسالے کو کس لینا چاہیے، خُدا سے تازہ قوت طلب کرنی چاہیے، اور اُس خدمت کے لیے اپنے آپ کو سونپ دینا چاہیے۔

پولس عبادت خانہ میں گیا، اور یہودیوں نے اُسے بولنے کی اجازت دی۔ جب اُس نے کلام کیا، تو وہ اُس سے بحث کرنے لگے۔ اُس نے اُن کے سوالوں کے جواب دیے، انہیں قائل کیا، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں سے بہت سے، اُس کے جوابات سن کر، اور اُس کی سنجیدہ اور موثر منادی سے متاثر ہو کر، یہ ماننے پر آمادہ ہو گئے کہ یسوع ہی وہ مسیح ہے جس پر انہیں ایمان لانا چاہیے، اور یوں وہ نجات پا گئے۔

سو، خُداوند کا نام مبارک ہو! جب ہم کہیں بھی خوشخبری کا بیج بونے جائیں، تو ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی الجھنیں جلدی ہی نُور کی زیادتی سے دور ہو جائیں گی، اور جو اگرچہ اس وقت تعصب میں گھرے ہوئے ہیں، مگر جب وہ خوشخبری کی سچائی کو مکمل طور پر سمجھیں گے، تو اپنے تعصبات کو ترک کر دیں گے۔

ممکن ہے، بلکہ یقیناً یہاں کچھ ایسے بھی ہوں جو نہیں جانتے کہ وہ خوشخبری کیا ہے جس کا ہم اتنا ذکر کرتے ہیں۔ مگر جب وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ درحقیقت یہی ہے کہ یسوع مسیح، جو خدا کا بیٹا ہے، انسان بنا اور اُن سب کی جگہ دکھ اُٹھایا جو اُس پر بھروسا رکھتے ہیں، تاکہ وہ اپنے گناہوں کی سزا نہ بھگتیں۔ جب وہ اس سچائی کو سمجھیں گے، تو شاید وہ کہیں گے، ”یہی تو میں چاہتا تھا! کوئی جو میری جگہ کھڑا ہو، کوئی جو میرا نجات دہندہ ہو۔ میں خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہوں۔“ اگر مبلغ ایسے لوگوں سے ملے، تو وہ بڑی خوشی پائے گا۔ خواہ اُسے اُن کی کئی اعتراضات کا جواب دینا پڑے، اور ایک ایک کر کے انہیں قائل کرنا پڑے، مگر اگر آخرکار وہ خدا کے روح کی قدرت سے یسوع پر ایمان لے آئیں، تو وہ خوش نصیب ہوگا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پولس کی خدمت میں ایک تیسری قسم کے لوگ بھی تھے، جو باوجود اُس کے تمام وعظ اور ترغیب کے، سخت دل رہے۔ اُس نے انہیں کھلے ثبوت دیے کہ یسوع ہی مسیح ہے، اور انہیں گناہ سے توبہ کرنے کی تلقین کی۔ اُس نے بڑی محنت سے انہیں یسوع پر ایمان لانے کے لیے قائل کیا، مگر وہ اور بھی زیادہ سخت ہو گئے، اور انہوں نے اپنی سختی کا ثبوت یوں دیا کہ اُس راہ کے خلاف بدی سے بولنے لگے۔

عموماً جب لوگ مسیح کے تابع نہیں ہونا چاہتے، تو وہ کوئی نہ کوئی عذر تلاش کرنے لگتے ہیں۔ کبھی وہ مبلغ پر یا خدا کے لوگوں پر بہتان باندھتے ہیں، کبھی خوشخبری کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، یا اُس میں سے کچھ الفاظ اور جملے چُن کر انہیں بگاڑتے ہیں اور غلط رنگ دیتے ہیں۔ افسوس کہ ایسے بے فضل سامعین عام ہیں! جو خود قبول نہیں کرتے، وہ اُس پر لعن طعن کرتے ہیں۔

یہ لوگ اُس گٹے کی مانند ہیں جو بھوسے کی کوٹھڑی میں پڑا بھونکتا ہے۔ خود تو اُسے نہیں کھاتا، مگر جو کھانا چاہتے ہیں، انہیں بھی روکتا ہے۔ یہ خود آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوتے، اور جو داخل ہونے کے مشتاق ہیں، انہیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب وہ دوسروں پر خوشخبری کے اثر کو دیکھتے ہیں، تو اُس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ اُس تبدیلی پر حیران ہوتے ہیں جو خدا کی قدرت سے واقع ہوتی ہے، مگر اُس پر قہرناک ہوتے ہیں، اور مسیح کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

تاہم، اے بھائیو، اگرچہ ایسے لوگ ہمیشہ موجود رہیں گے، تو بھی ہمیں دل شکستہ نہ ہونا چاہیے۔ اگر ہم کبھی یہ کہنے کے قابل ہو سکیں، جیسے پولس نے کہا، ”میں سب آدمیوں کے خون سے بری ہوں،“ تو یہ کوئی چھوٹی بات نہ ہوگی، خواہ بڑی تعداد ہمارے پیغام کو رد کر دے۔ میں اکثر دعا کرتا ہوں کہ میں بھی وہی کہہ سکوں جو جارج فاکس، پہلے کوئیکر، نے مرنے سے پہلے کہا تھا، ”میں پاک ہوں، میں پاک ہوں، میں سب آدمیوں کے خون سے بری ہوں۔“

اے کاش! اگر ہم اس مقام تک پہنچ سکیں، اگرچہ اسرائیل اکٹھا نہ بھی ہو، تو بھی مسیح اپنے باپ کی نظروں میں جلالی ہوگا، اور مسیح کے خادم بھی اُسی میں مقبول ہوں گے۔ ہمیں ہمیشہ یہی سمجھنا چاہیے کہ سب سے زیادہ جانفشانی سے کی گئی خدمت کے بعد بھی کچھ لوگ خوشخبری پر ایمان لائیں گے، اور کچھ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ تاہم، رسول پولس، باوجود اُن لوگوں کے جو اُسے فقیر جانتے تھے اور اُس کی جان کے درپے تھے، خوشخبری کی منادی کرنے میں ہرگز نہ جھجکا، کیونکہ ہم پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ایشیا کے سب لوگوں، یہودیوں اور یونانیوں، نے اُس کے وسیلہ سے خوشخبری کو جانا۔ وہ لگاتار بیچ بوتا گیا، خواہ وہ سنگلاخ زمین پر گرتا یا جھاڑیوں اور کانٹوں میں۔ یہ اُس کا کام نہ تھا کہ بیچ کہاں گرے گا، بلکہ اُس کا کام بیچ بونا تھا، اور خدا کی مرضی تھی کہ اُسے کس زمین پر گرنے دے۔ جو بوتا ہے، وہ بونے کا جواب دہ ہے، نہ کہ کاٹنے کا۔ اگر وہ وہی کرتا ہے جس کا اُس کے مالک نے حکم دیا، تو وہ اُس کے مالک کا کام ہے کہ وہ بیش قیمت بیچ کی حفاظت کرے اور اُسے برگ و بار لانے دے، نہ کہ خادم کا۔

میں اُن سب سے جو خداوند یسوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں، التماس کرتا ہوں کہ وہ بھی رسول کے نقش قدم پر چلیں، یعنی نیا میدان توڑنے اور نئے سامعین تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ افسس میں خوشخبری اُس لیے زیادہ کامیاب ہوئی کیونکہ وہ وہاں کے لوگوں کے لیے ایک نیا پیغام تھا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میں آج اُن لوگوں سے مخاطب ہوتا جو پہلے کبھی خوشخبری نہ سن چکے ہوتے، تو مجھے زیادہ امید ہوتی کہ وہ ایمان لائیں گے۔ لیکن جو لوگ مدت سے خوشخبری سنتے آئے ہیں، وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں، اور سب سے زیادہ لرزہ خیز تنبیہ بھی انہیں نہیں ہلاتی، اور سب سے زیادہ محبت بھری دعوت بھی انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی۔

شاید میری بات کو وہ توجہ نہ ملتی جو آپ مہربانی سے دے رہے ہیں، لیکن اگر کہیں توجہ دی جاتی، تو خدا کی سچائی کے تیر سچے دلوں میں پیوست ہو جاتے، جبکہ بعض کے لیے، جو یہاں موجود ہیں، یہ تقریباً بے سود معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن کے لیے مسئلہ خوشخبری کو جاننا نہیں، بلکہ اُسے قبول کرنے کے لیے دل نرم کرنا، اُسے سنجیدگی سے لینے کے لیے جان تیار کرنا، اور اُسے عقیدت اور ایمان کے ساتھ قبول کرنا ہے۔ خدا کرے کہ آپ میں سے ہر ایک نجات پائے۔

مگر میری اُمید میرے اُن بھائیوں پر ہے جو مسیح میں ہیں، کہ وہ نیا میدان توڑیں گے۔ اے عزیزو، جہاں جہاں ممکن ہو، چھوٹے کمروں کو عبادت گاہ بناؤ، لندن کے ہر علاقے میں! میں کوٹھریوں میں ہونے والی ملاقاتوں پر بڑا یقین رکھتا ہوں تاکہ غریبوں

تک پہنچا جا سکے۔ اگر ہم واقعی ایک زندہ کلیسیا ہیں، تو ہم ہر گلی اور کوچے میں ایک چھوٹے وعظ کے کمرے کا انتظام کریں گے، اور اگر لوگ یہاں نہیں آ سکتے، یا نہیں آنا چاہتے—اور واقعی میں نہیں دیکھتا کہ یہاں مزید لوگوں کے لیے گنجائش ہے—تو ہمیں خوشخبری کو اُن تک لے جانا چاہیے۔

اور اگر مجھے یہاں ہزاروں کے ساتھ ٹھہرنا ہے، تو اے میرے بھائیو، تم درجنوں اور بیسیوں تک جا کر خوشخبری پہنچاؤ، تاکہ لندن کے لوگ کسی نہ کسی طرح خوشخبری کو سنیں، اور ہم میں سے ہر ایک یہ کہہ سکے، ”میں سب آدمیوں کے خون سے بری ہوں۔“ ہمیں نئے میدان توڑنے کے لیے رسول کی طرح کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ خُدا ہمیں اس کام کے لیے جوش دے، اور اِس میں ہمیں کامیابی بخشے! پس میں نے بونے کی بابت کلام کیا، اب ہم اپنے دوسرے نکتے کی طرف آتے ہیں

2

خُدا کا کلام بڑھا۔

یہ ایک شخص ایک بلوط کا بیج زمین میں ڈالتا ہے اور اپنے راستے پر چلا جاتا ہے اور اُسے بھول جاتا ہے۔ جب وہ بیس برس بعد لوٹ کر آتا ہے تو ایک معقول درخت پاتا ہے، اور اگر وہ ایک صدی تک جیتا رہے اور پھر واپس آئے تو شاید ایک ایسا درخت دیکھے جو اپنی پھیلی ہوئی شاخوں سے کئی ایکڑ پر محیط ہو—اور یہ سب ایک ہی بیج سے۔ ہم کبھی نہیں جان سکتے کہ نیکی کرنے کی ایک کوشش کے کیا نتائج ہوں گے۔ پولس افسس میں چند ساتھیوں کے ساتھ داخل ہوتا ہے اور بارہ آدمیوں کو اپنے پکارنے پر پاتا ہے، لیکن جب وہ افسس چھوڑتا ہے، تو دیکھو، اُس نے کس طرح اُس شہر کو ہلا کر رکھ دیا! کبھی کسی شہر کو ایسا جھٹکا نہ لگا تھا جیسا کہ پولس نے دیا۔ خُدا کے فضل سے، خوشخبری بڑھتی گئی۔ آئیے دیکھیں کہ یہ کس طرح بڑھی۔

پہلے، افسس میں ایک کلیسیا قائم ہوئی، جو ایک مضبوط کلیسیا معلوم ہوتی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کلیسیا کے بزرگ میلطس میں پولس سے ملنے آئے۔ وہاں کئی بزرگ تھے، اور غالباً بزرگوں کی تعداد لوگوں کے تناسب سے تھی، پس ایک بڑی کلیسیا وہاں جمع ہو گئی تھی۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ لوگ ایمان لائیں، اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہوئے بیٹسمہ لیں، اور پھر مسیحی کلیسیا میں شامل ہوں۔ پولس نے بے فائدہ محنت نہ کی، بلکہ اُس نے افسس میں ایسا چراغ روشن کیا جو جلدی بُجھنے والا نہ تھا۔

مزید برآں، افسس میں بہت سے لوگوں پر اثر ہوا—شاید نجات بخش نہ ہو، لیکن وہ متاثر ضرور ہوئے، کیونکہ وہ پولس کے دوست بن گئے۔ اگر آپ فرصت میں اس باب کو پڑھیں تو پائیں گے کہ ایک موقع پر ایک بڑا ہجوم تھیٹر میں جمع ہوا، جو پولس کے خلاف سخت غضبناک تھا، اور پولس، جو ایک دلیر شخص تھا، چاہتا تھا کہ اس بڑے میدان میں جا کر اُن سے خطاب کرے، لیکن اُس کے کچھ دوستوں نے اُسے روکا اور کہا، ”نہیں، نہیں، تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے! وہ تمہیں چیر پھاڑ دیں گے۔“ ہمارا نڈر مبلغ چاہتا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح خُدا کا کلام اُن تک پہنچائے۔

وہاں وہ سب پتھر کے چبوتروں پر، قطار در قطار بیٹھے ہوئے تھے—ایک عظیم ہجوم—جیسا کہ روم کے کولوزیم کی مانند، اور وہ چاہتا تھا کہ جا کر اُن سے کلام کرے۔ مگر لکھا ہے کہ ”ایشیا کے چند سردار جو اُس کے دوست تھے“ اُسے اندر جانے سے روکتے رہے۔ شاید شاگردوں کو اُس پر زیادہ اثر نہ ہوتا، لیکن یہ معزز اور بااثر لوگ تھے، جنہوں نے کہا، ”ہم مسیحی نہیں، مگر ہم تمہاری عزت کرتے ہیں، اور ہم نہیں چاہتے کہ تم اُس وحشی ہجوم کے ہاتھوں مارے جاؤ۔ اندر مت جاؤ،“ پس پولس اندر نہ گیا۔

پس جہاں جانیں بچائی جاتی ہیں، اگر خوشخبری سچائی کے ساتھ سنائی جائے تو اُسے ہمیشہ بہت سے حمایتی ملیں گے، اور وہ وقتِ ضرورت اور آزمائش میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ”ایشیا کے سردار“ بعد میں مسیحی ہو گئے ہوں، کیونکہ اگر کوئی شخص مسیح کا پیروکار نہ بھی ہو، تو مسیح کے قریب آنا اور اُس کے لوگوں کی مدد کرنا اُسے بڑی برکت میں داخل کر سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خُدا اُس پیالہ آبِ سرد کے بدلے، جو کسی نبی کو اُس کے نام پر دیا جاتا ہے، وعدہ شدہ اجر دیتا ہے، اور وہ جو محض دوست ہوتا ہے، آخرکار ہمارے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کسی نہ کسی طور پر خوشخبری سے محبت کرتے ہیں، اُس کی حمایت اور حفاظت کرتے ہیں، اور اُسے سننے میں خوشی پاتے ہیں، حالانکہ وہ ابھی نجات نہیں پائے۔ خوشخبری بڑھ رہی ہے، کیونکہ اُن پر اس کا کچھ اثر ہو رہا ہے، اور ہم خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ کلیسیا کی بیرونی دیواریں نہ رہیں بلکہ اُس کے جیتے جاگتے پتھر بنیں۔

ہم میں سے کچھ آپ کو عزیز رکھتے ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ ایمان کی حمایت میں کھڑے ہوتے ہیں، پس میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اپنی جگہ کلیسیا میں بناؤ، اور خوشخبری کی نعمتوں کو اپنا لو۔ خُدا تمہیں توفیق دے! جب ہم تمہارے بارے میں سوچتے ہیں تو

ہمیں ویسی ہی محبت محسوس ہوتی ہے جیسی نجات دہندہ نے اُس جوان رئیس کی طرف دیکھی تھی، لیکن افسوس کہ وہ رنجیدہ ہو کر چلا گیا۔

کیا ایسا نہ ہو کہ ہمیں تمہارے لیے بھی افسوس کرنا پڑے، جو خُدا کے اتنے قریب ہو، مگر ایک ضروری چیز کی کمی ہو؟ دعا ہے کہ تم اُسے پا لو، اور مسیح کے گلے میں شامل ہو جاؤ

یہ کہ وہ بڑھا، اس کی ایک اور دلیل یہ بھی تھی کہ افسس کے بدترین اور شریر ترین لوگ بھی یسوع مسیح کے بارے میں جانتے تھے۔ میں یہ کیسے جانتا ہوں؟ کیونکہ وہاں چند آوارہ گرد اور دغا باز لوگ آئے، جو جادوگری کے ذریعے لوگوں کو فریب دینے کی کوشش کرتے تھے، اور وہ خوشخبری سے واقف تھے۔ کیسے؟ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ جانتے تھے، کیونکہ وہ کہنے لگے، ”یہ یسوع کا نام ایک بہت بڑا نام ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بڑی قدرت ہے، اُو ہم بھی اس کے وسیلے جادو کریں۔“ یہ ایک نہایت بدکارانہ عمل تھا، مگر اس سے ظاہر ہوا کہ خوشخبری اُن تک پہنچی تھی اور اُن پر اثر ڈال رہی تھی۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوتی ہے کہ چھوٹے بچے گلیوں میں یسوع مسیح کے مبارک گیت گاتے ہیں، کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خوشخبری معاشرے کی سب سے نچلی سطح تک بھی پہنچ چکی ہے۔ کیونکہ یہ چھوٹے بچے جب گھر جاتے ہیں تو خاموش نہیں رہتے، اس میں کوئی شک نہیں! انہیں کسی جگہ خاموش کرانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے باپ کو ”یسوع حلیم و مہربان“ کے بارے میں سنا دیا ہوگا، اور میں حیران نہیں ہوں گا اگر لندن کے کچھ بے دین مردوں کے ضمیر اپنے بچوں کے ان معصوم الفاظ سے ملامت پانے لگے ہوں۔

میں نے چند روز قبل لارڈ شافٹسبری کو ایک نہایت عمدہ بات کہتے سنا، اور میں اُس سے بالکل متفق ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لندن کے چھوٹے بچے بڑے باوزن ہیں، اور جہاں ایک مبلغ نہیں جا سکتا، وہاں چھوٹے بچے جا سکتے ہیں۔ وہ اپنے باپ کی گود میں چڑھ کر خوشخبری گا سکتے ہیں، اور یوں، کئی ایسے گھروں میں جہاں کوئی شخص کلیسیا یا عبادت گاہ میں جا کر خوشخبری سننے سے انکار کرتا ہے، وہاں ایک چھوٹا سا بچہ، جو ابھی ابھی اپنے باپ کو پیار دے چکا ہے، اُس کے لیے خوشخبری گاتا ہے۔

جیسے کہ میں ہوں، بے کسی میں
پر یہ کہ تیرا لہو بہا میرے لیے
اور تو نے مجھ کو بلایا اپنے پاس
”اے خدا کے بڑے! میں آتا ہوں۔“

اے خداوند، اُس چھوٹے واعظ کو برکت دے اور اُس باپ کی جان کو بچا! کون جانتا ہے کتنے اسی طرح یسوع کے پاس لائے جائیں گے؟ جب بدترین لوگ بھی مسیح کے بارے میں کچھ جاننے لگیں، تو اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوشخبری پھیل رہی ہے۔ اگرچہ وہ اِس نام کو قسم کھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں، تب بھی میں خوش ہوں کہ وہ اِسے جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ مسیح کے نام کو اپنے ہونٹوں پر لے کر بھی ابلیس کے خادم بننے کی کوشش کرتے ہیں، پھر بھی میں خوش ہوں کہ آسمان کی بادشاہی اُن کے قریب آ گئی ہے۔

ایک اور دلیل کہ خوشخبری افسس تک پہنچ چکی تھی، یہ تھی کہ اِس نے اُن کی تجارت پر بھی اثر ڈالا۔ جب کوئی بات کسی شہر کی تجارت کو متاثر کرنے لگے، تو سمجھو کہ وہ بڑی قوت رکھتی ہے۔ افسس میں ایک دیوی تھی جسے دایان کہا جاتا تھا۔ میں نے روم میں اُس کا بُت دیکھا ہے۔ یقیناً، وہ اتنی بدصورت ہے کہ کسی کو بھی اُس کی عبادت کرنے کا جی نہ چاہے۔ وہ ایک عورت کی مورت تھی، جس کے بے شمار پستان تھے، جو گویا اُس رزق رسانی کا نشان تھے، جو وہ بنی نوع انسان اور حیوانات کو مہیا کرتی تھی۔ بدشکل اور بدصورت ہونے کے باوجود، وہ افسس میں بڑے جوش و خروش سے پوجی جاتی تھی۔ اُس کا بُت ایک مقدس کمرے میں رکھا جاتا، اور عام طور پر ایک پردے سے ڈھکا ہوتا۔ جب عبادت کرنے والے آتے، تو پردہ ہٹا دیا جاتا۔ خاص تہواروں پر دنیا کے مختلف علاقوں سے زائرین افسس آتے، اور کم ہی ایسا ہوتا کہ کوئی زائر بغیر کسی دیوی دایان کے مجسمے کے اپنے گھر لوٹتا۔ کچھ لکڑی کے بنے ہوتے، جو غریبوں کے لیے تھے، مگر اکثر دھاتوں—تانبے، پیتل، چاندی، اور سونے—سے تیار کیے جاتے تھے۔

پس، جب پولوس تیسری سال وہاں خوشخبری کی منادی کر رہا تھا، تو اُن دنوں بڑے تہوار منائے جا رہے تھے۔ مگر اِس بار افسس میں پچھلے برسوں کے مقابلے میں کم بھیڑ تھی۔ شاید شہر بھرا ہوا تھا، مگر بیکل میں زائرین کی تعداد پہلے جیسی نہ تھی، اور کسی نہ کسی طرح دکانوں میں بھی وہ مقدس مورتیوں کی فروخت کم ہو گئی تھی۔ عام مقدار سے بہت کم بیچی جا رہی تھیں۔ ایک مشہور آدمی، جو ایک کارخانہ دار تھا اور اِن مورتیوں کو تیار کرتا تھا، اُس نے اپنے مزدوروں کو جمع کیا اور کہا، ”کیا تم جانتے ہو، اِس سال ہماری فروخت پچاس فیصد کم ہو گئی ہے پچھلے سال کے مقابلے میں؟ حقیقت یہ ہے کہ تم سب بے

روزگار ہو جاؤ گے۔ میں تمہیں پورے وقت کے لیے ملازم نہیں رکھ سکتا۔ میرا مال فروخت نہیں ہو رہا۔ ہماری تجارت تباہ ہونے کو ہے، اور یہ سب اُس شخص پولوس کی وجہ سے ہے۔ وہ تین سال سے یہاں موجود ہے، اور اُس نے لوگوں کو اِس قدر تبدیل کر دیا ہے کہ وہ اب نظر نہ آنے والے خدا کی عبادت کرتے ہیں، اور دایان کی پرستش نہیں کرتے۔

یہ مزدور اِس بات پر غور نہ کر سکے کہ یہ حق تھا یا ناحق، مگر جب بات اُن کی روزی پر آ پڑی، تو اُن پر اثر ہوا۔ جیب پر پڑنے والی ضرب اکثر انسان کے لیے نہایت مؤثر ہوتی ہے۔ اُنہیں لگا کہ اگر حالات یہی رہے، تو اُنہیں اپنے معاوضے میں کمی برداشت کرنی پڑے گی، چنانچہ وہ اپنے گھروں کو دوڑتے گئے اور دوسرے مزدوروں کو، جو اِسی قسم کے کاموں میں مصروف تھے، یہ خبر دی۔ پھر ڈیمیٹریس نامی ایک شخص سامنے آیا اور اُنہیں بتایا کہ پولوس اُن کی دیوی دایان کی عبادت کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اُس نے کہا کہ پولوس اپنی منادی کے ذریعے بہت سے لوگوں کو دایان سے برگشتہ کر چکا ہے۔ پس، اِس پر ایک بڑا ہنگامہ کھڑا ہوا، اور لوگ تماش بینوں کی طرح تماشا گاہ کی طرف بھاگے۔ مگر شہر کے حاکم نے بڑی حکمت سے اُنہیں مخاطب کیا، اور وہ منتشر ہو گئے۔

یہ سب خوشخبری کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے، کہ یہ کس طرح ایک شہر کی معیشت کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔

کاش کہ خوشخبری لندن کی تجارت پر بھی اثر ڈالے، میں آرزو رکھتا ہوں کہ ایسا ہو! کچھ پیشے ایسے ہیں جن پر اثر پڑنا چاہیے، بلکہ جنہیں کسی قدر کم کیا جانا چاہیے۔ اے کاش! خداوند آدمیوں کے دلوں پر ایسا اثر کرے کہ وہ اُس حیوانی شراب نوشی میں مبتلا نہ رہیں جس میں وہ ڈوبے ہوئے ہیں، تاکہ وہ دولت جو اُن کی بیویوں اور بچوں کا حق ہے، اُسے اُن بدروحوں پر ضائع نہ کریں جو شراب کے سبب خود بدروح بن جاتے ہیں۔ کاش کہ ”نیو کٹ“ ایک ایسی جگہ بن جائے جہاں آدمی سکون سے اتوار کے دن چل پھر سکیں! مگر کسی پارلیمانی قانون کے ذریعے نہیں! ہمیں پارلیمانی قوانین کی کوئی حاجت نہیں، ہم یہ جنگ خود لڑ سکتے ہیں۔ بلکہ یہ سب خوشخبری کے پھیلنے سے انجام کو پہنچے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی خداوند کے مقدس دن کی بے حرمتی کرے، کیونکہ یہ آرام اور عبادت کا دن ہے، اور ہمیں اِسے اِسی طرح عزیز رکھنا چاہیے۔

مجھے کسی ایسے اصلاحی کام پر کوئی بھروسا نہیں جو انسان کے دل کی تبدیلی کے بغیر ہو۔ تم آدمیوں کو ریاکار بنا سکتے ہو، مگر اُنہیں راستباز نہیں بنا سکتے، جب تک کہ خوشخبری اُن کی جان میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ نہ کر لے۔ اِسے لندن کے ہر گوشے میں ہو دو—شمال اور جنوب میں، مشرق اور مغرب میں، ہر گلی، ہر کوچہ، ہر نکڑ میں—اور خدا کے فضل سے، بنوں جانیں بچائی جائیں گی، کلیسیائیں قائم ہوں گی، شہریوں کو ہدایت ملے گی، اور حتیٰ کہ تجارت بھی اپنی نئی صورت اختیار کرے گی—ایک بہتر صورت، جو مسیح یسوع کی خوشخبری کے ہاتھ کے سانچے میں ڈھل چکی ہوگی۔

مگر اب مجھے ایک اور نکتہ بیان کرنا ہے، اور وہ یہ کہ جب خدا کا کلام یوں پھیلتا ہے، تو ہمیں غور کرنا چاہیے کہ یہ کس طرح ہوا۔ خوشخبری کے اِس عظیم پھیلاؤ کا سبب روح القدس کا کام تھا۔ ہاں، یہ بالکل درست ہے۔ مگر مجھے ایک اور بات کہنے دو۔ اِس خوشخبری کے پھیلنے کا سبب رسول پولوس کی محنت بھی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ روح القدس کام کرتا ہے، مگر جب وہ کام کرتا ہے، تو وہ ہمیں بھی کام میں لگا دیتا ہے۔

مجھے کتاب مقدس میں ایک مثال دکھاؤ جہاں روح القدس نے افسس جیسے کسی شہر کو بلا دیا ہو، مگر وہ مبلغ جو کابل تھا، جو دوسروں کے لکھے ہوئے وعظ اتوار کے دن پڑھتا تھا، اور اُسے جانوں کی تبدیلی کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ میں چاہوں گا کہ ایسی کوئی مثال دیکھوں، مگر میں جانتا ہوں کہ کبھی نہیں دیکھوں گا! جہاں خدا کام کرتا ہے، وہاں وہ اُن آدمیوں کے ذریعے کام کرتا ہے جو خود کام میں مستعد ہیں۔

ان کلیسیاؤں کو دیکھو جہاں مبلغ کہتا ہے، ”یہ روح القدس کا کام ہے کہ وہ جانوں کو تلاش کرے، اور خدا اپنے برگزیدوں کو حاصل کرے گا۔“ بیشک، یہ سچا عقیدہ ہے! مگر اُن جگہوں پر نظر کرو جہاں ہر اتوار صرف چار پانچ عقائد کی گردان ہوتی ہے، جیسے کسی پرانی باجا مشین سے دھن بج رہی ہو، اور جہاں مبلغ کو اِس بات کی پرواہ نہیں کہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں یا نجات پا رہے ہیں۔

اُن لوگوں کو دیکھو جو تقدیر پرستی میں ایسے سوئے ہوئے ہیں کہ سمجھتے ہیں جو ہونا ہے، وہ ہو کر رہے گا—جہاں کوئی اتوار کی تعلیم نہیں، کوئی گلیوں میں تبلیغ نہیں، کوئی کوشش نہیں، کوئی یہ دیکھنے کی فکر نہیں کہ آیا خدا ہجوم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، یا آیا اُس کی قدرت سے اُن کے علاقے کے لوگ لرز رہے ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ ایک قلیل جماعت بن جاتے ہیں، اور پھر ایک چھوٹے سے ”رحوبوتہ“ (جسے وہ رحوبوتہ کہتے ہیں) یعنی ایک چھوٹے سے کمرے تک محدود ہو جاتے ہیں—اور پھر آہستہ آہستہ مٹ جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں، اور ایسا ہی ہونا لازم ہے۔

ہم کسی جان کو خود نجات نہیں دے سکتے، اور خدا کی روح کے بغیر بے بس ہیں، مگر جہاں کہیں بھی روح القدس کام کرتا ہے، وہ آدمیوں کو جوش و ولولہ عطا کرتا ہے، وہ اُنہیں سرگرم اور حد درجہ سرگرم بنا دیتا ہے۔

میں نے تمہیں پولوس کی بابت پڑھ کر سنایا۔ وہ خدا کا پیارا بندہ ساری ہفتہ مزدوری کرتا تھا، خیمے بناتا تھا، تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ وہ خوشخبری کی منادی اپنے فائدے کے لیے کر رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود، وہ ہر روز گھروں میں جا کر خوشخبری سناتا تھا، اور ایک شخص ”تیرائس“ کے مدرسہ میں، اور دیگر مقامات پر، دن اور رات، اور وہ اُن کے لیے آنسو بہاتا تھا، جیسا کہ وہ خود کہتا ہے، ”رات دن آنسو بہاتے ہوئے،“ اور وہ اُن کے لیے دعا کرتا تھا، اور انہیں چین نہ لینے دیتا تھا جب تک کہ وہ مسیح کے پاس نہ آجائے۔ وہ شخص ہر وقت اسی میں لگا رہتا تھا۔ اس نے اپنا سارا وجود اس خدمت میں جھونک دیا تھا۔ اور اُس کا وجود بہت وسیع تھا

اے عزیزو! اگر ہم خدا کے کلام کو برکت یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں، اور اس عظیم شہر کو نجات یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں، تو یہ اُسی صورت ممکن ہوگا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آقا کی خدمت میں مکمل طور پر بیدار ہو

اے کاش! خداوند لندن کے تمام خادموں کو جوش میں لائے! میرے خیال میں اگر ہم سب پر خدا کی قدرت نازل ہو، تو ہماری تعداد کافی ہے۔

اے کاش! خداوند اپنا یوناہ بھیج دے، جو شہر کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پکارے اور انتباہ دے

”اے کاش! ایک یوحنا بپتسمہ دینے والا ہوتا، جو منادی کرتا، ”توبہ کرو! کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے

اگر میں کہوں، اے کاش! ایک مارٹن لوتھر ہوتا، جس کی گرجدار آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچتی

اے کاش! ایک جارج وائیٹ فیلڈ ہوتا، جو اپنے ہاتھ بلند کر کے پکارے، ”آنے والی زندگی! آنے والی زندگی!“ اور ہجوم کو یسوع مسیح کی خوشخبری سننے کے لیے اکٹھا کرے

اس کے لیے دعا کرو، اے عزیزو! خدا دنیا کو بغیر آدمیوں کے نجات نہ دے گا، بلکہ وہ مسیح کے آنے تک آلات استعمال کرتا رہے گا۔ اور جب تم اس کے لیے دعا کرو، تو اپنے لیے بھی دعا کرو، تاکہ تم میں سے ہر ایک اس خدمت میں سرگرم ہو، کیونکہ اگر دیگر چیزیں برابر ہوں، تو خدا اُسی قوم کو زیادہ برکت دے گا جو اُس کے لیے زیادہ محنت کرتی ہے، اُس سے زیادہ دعا کرتی ہے، اُسے زیادہ دیتی ہے، اُس کے لیے زیادہ قربانی دیتی ہے، اور اُس کے احکام کی زیادہ فرمانبرداری ہے۔

خدا ہمیں ایسا بنائے

اب آخری نکتہ یہ ہے کہ نہ صرف خوشخبری بڑھی، بلکہ جیسا کہ متن میں بیان کیا گیا ہے

3

خدا کا کلام گناہ پر غالب آیا۔

ہمارے پاس ایک مثال ہے کہ کس طرح خدا کا کلام غالب آیا، اور میں تمہاری خاص توجہ اس جانب مبذول کراتا ہوں۔ پولوس کی منادی، معلوم ہوتا ہے، اُن میں سے نہ تھی جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف لوگوں کو برا بھلا کہہ کر وفاداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پولوس نے اپنی منادی میں یہ ذکر کیا ہوگا کہ خدا اُن چاندی اور سونے کی مورتوں کی مانند نہیں ہے، جو انسان کے ہاتھوں سے بنی ہوں، لیکن پولوس نے کبھی دیانا کی بدگوئی نہ کی۔ میں یہ کیسے جانتا ہوں؟ اس لیے کہ ”تھیٹر میں شہر کے محرر نے کہا، ”یہ لوگ نہ تو مندروں کے لٹیرے ہیں، اور نہ تمہاری دیوی کی نسبت کفر بکتے ہیں۔“

پولوس نے محض عمومی تعلیم دی کہ بت پرستی ایک عظیم گناہ ہے، مگر اُس نے دیانا اور دوسرے بتوں پر ملامت کی بارش نہ برسائی۔

اسی طرح، اگرچہ پولوس اپنی منادی میں جادوگری اور سحر کو مکروہات میں شمار کرتا تھا، تو بھی اُس نے خاص طور پر اس پر وعظ نہ دیا تھا۔ مگر افسس میں جادوگری بہت عام تھی۔ وہاں کچھ چیزیں ”افسی خط“ کہلاتی تھیں، جنہیں زبردست جادوئی تاثیر کا حامل سمجھا جاتا تھا اور وہ فروخت کی جاتی تھیں۔ ہر کلاسیکی تاریخ کا قاری اُن کہانیوں سے واقف ہوگا، جیسا کہ وہ ایک پہلوان کی کہانی، جو ہمیشہ جیت جاتا تھا کیونکہ اُس کے گلے میں یہ جادوئی تعویذ ہوتا تھا۔ یہ سب جھوٹی کہانیاں تھیں۔ لیکن لوگ ان پر پورا یقین رکھتے تھے۔ بیشتر افسی لوگ مانتے تھے کہ دیانا کے بت کی بنیاد پر کندہ الفاظ میں زبردست طلسماتی قوت موجود ہے۔

اب پولوس، اگرچہ وہ خاص طور پر جادوگری کے بارے میں وعظ نہ دے رہا تھا، بلکہ انجیل کی منادی کر رہا تھا، پھر بھی انجیل نے خود اس گناہ کو بے نقاب کر دیا، اور ٹھیک نشانے پر ضرب لگائی، اور خدا نے اپنے کلام کے ساتھ کام کیا، کیونکہ جب ایک یہودی شخص سکوا کے سات بیٹے جادو کا عمل کرنے کی کوشش میں مسیح کے نام کا استعمال کرنے لگے، تو ایک بدروح نے اُن پر حملہ کیا اور اُن پر غالب آ گئی، اور قریب تھا کہ وہ اُنہیں ہلاک کر دیتی، اور یوں وہ سب کے لیے تمسخر کا باعث بن گئے۔

اب انجیل کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی جاتی ہے، اُس جگہ کے خاص گناہ کو بے نقاب کر دیتی ہے، اور اُسے ضرور آشکارا کرتی ہے۔ میں نے کئی بار اس جماعت میں کسی شخص کے بارے میں کچھ جانے بغیر ایسی بات کہی، اور بعد میں لوگوں نے آ کر مجھ سے پوچھا کہ مجھے اُن کے حالات کا علم کس نے دیا؟ بیسیوں بار ایسا ہوا کہ کلام نے سننے والے کے حالات کو اس قدر باریکی سے بیان کیا کہ وہ یقین کر بیٹھا کہ مبلغ کو اُس کے متعلق کسی نے بتایا ہے، حالانکہ حقیقت میں مبلغ کو کچھ معلوم نہ تھا، بلکہ اُس کے آقا نے اُس کی زبان کو ایسا کلام عطا کیا کہ وہ سیدھا مخاطب کے حال پر چسپاں ہو گیا۔

اب پولوس کی منادی اور خدا کی مداخلت کے وسیلے، افسس کے لوگ اس بات پر قائل ہونے لگے کہ جادوگری کا استعمال بدی اور شرمندگی کی بات ہے، اور اُن میں سے بہتوں نے آگے آ کر اس بات کا اقرار کیا کہ وہ اس میں ملوث رہے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف مبلغ کے سامنے کیا، کلیسیا کے سامنے کیا، حاضرین کے سامنے کیا، اور جب اُنہوں نے یہ اعتراف کر لیا، تو اُنہوں نے اس کی سچائی کو یوں ثابت کیا کہ وہ اپنے تمام جادوئی تعویذ اور کتابیں لے آئے، اور اُن سب کو اکٹھا کر کے ایک عظیم آگ میں جلا دیا۔

یہ کیوں نہ ہوا کہ وہ اُنہیں بیچ دیتے اور کچھ رقم حاصل کر لیتے؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ اُنہیں فروخت کرتے، تو وہ کسی دوسرے کے لیے تباہی کا باعث بنتے، اور اس لیے بہترین کام یہی تھا کہ وہ ان زہریلے سانپوں کو آگ میں جلا کر نیست و نابود کر دیتے۔ مزید برآں، اُنہوں نے گناہ کے لیے اپنی نفرت کو یوں ثابت کیا کہ اُن کتابوں کو جلا دیا، جس طریقے سے وہ اور کسی صورت میں نہ کر سکتے تھے۔

اور پھر، ان کتابوں کا جلا دینا ہر دیکھنے والے کے لیے ایک زبردست وعظ تھا۔ "یہ کیا ہے جو تم جلا رہے ہو؟" "دیکھو، یہ کتاب پچاس پاؤنڈ کی قیمت رکھتی ہے!" "ہاں، مگر یہ جادو کی کتاب ہے، اور ہم اس سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ خدا کے فرزندوں کا ایسی چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں، سو ہم نے اسے آگ کے حوالے کر دیا۔" یہ اُس مضمون پر ایک ایسا واعظ تھا جو شاید خود پولوس بھی اس سے بہتر نہ دے سکتا تھا۔

دیکھو، وہ نقصان جو ان لوگوں نے برداشت کیا! شاید اُن میں سے کئی غریب تھے۔ اُس زمانے میں دو ہزار پاؤنڈ آج کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑی رقم تھی، مگر اُنہوں نے اسے خوشی سے کھو دیا تاکہ ان ناپاک کتابوں سے جان چھڑا سکیں، جنہیں وہ کبھی اپنے گھروں میں نہایت عزیز جان کر رکھتے تھے۔ یہ انجیل کی فتح کا ثبوت ہے کہ جب آدمی وہ چیزیں چھوڑ دیتا ہے جنہیں وہ سب سے زیادہ عزیز رکھتا تھا، اور جب وہ بڑی خسارت اٹھانے پر راضی ہو جاتا ہے تاکہ بڑے گناہ سے چھٹکارا پا سکے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ انجیل اسی طرح اس جماعت میں اور ہر طرف غالب آئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم میں سے کوئی اس قدر نادان اور بے وقوف ہوگا—میں یہ تصور نہیں کر سکتا کہ یہاں کوئی ایسا جنون میں مبتلا شخص ہوگا جو جادوگری یا قسمت کے حال بتانے پر ایمان رکھتا ہو، یا ایسی کسی اور بات پر یقین رکھتا ہو۔ اگر ایسا ہوتا، تو میں ضرور اس موضوع پر کلام کرتا اور ثابت کرتا کہ ایسا وہم کتنا مکروہ ہے، مگر میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کوئی ایسا شخص موجود ہے۔

مگر شاید تمہارے پاس کوئی اور چیز ہو۔ یاد رکھو، اگر تمہارے پاس کچھ بھی غلط ہے، اگر انجیل تمہاری جان کو بچاتی ہے، تو تم اُسے ضرور ترک کر دو گے۔

مجھے ایک نیک عورت یاد آتی ہے، جس نے اپنے خادم کو انجیل کی منادی کرتے سنا، جس میں وہ ظاہر کر رہا تھا کہ کس طرح انجیل آدمیوں کو اُن کے گناہ چھوڑنے پر مائل کرتی ہے۔ جب اُس نے اُسے ایک ہفتہ بعد دیکھا تو کہا، "اچھا، میں نے تجھے وعظ میں دیکھا تھا۔ تجھے اُس میں سے کیا یاد رہا؟" اُس نے کہا، "میرے گھر میں ایک پیمانہ تھا جو درست نہ تھا، اور مجھے یاد آیا کہ میں نے گھر جا کر اُسے جلا دیا۔" یہ سب سے بہتر چیز تھی جو اُسے یاد رہی

اور ولیم ڈاسن کے وعظ کے دوران، ایک آوارہ بیوپاری نے یہ آیت سنی، "تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا،" تو اُس نے اپنے ناپ تول کے پیمانے کو توڑ ڈالا اور کہا، "میں نے اس سے کنارہ کر لیا!" کاش کہ ہر شخص جو تجارت میں ہے، یہی کرے، اور ہر ناجائز چیز کو جلا دے، اور ہمیشہ کے لیے اس سے کنارہ کش ہو جائے۔

لیکن کیا تُو فحش نغموں یا اُن مکروہ کتابوں کا عادی ہے، جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی ہیں—جنہیں میں کسی اور نام سے نہیں پکار سکتا—اور جنہیں بعض لوگ شوق سے پڑھتے ہیں؟ چھوڑ دے، اُن سے کنارہ کش ہو جا۔ تجھے اُن سے کیا واسطہ؟ تیرے اپنے دل میں کافی وسوسے ہوں گے، اُن چیزوں کے پیچھے بھاگنے کی کیا حاجت؟ کیا تیرے پاس کوئی ایسی عادت یا کوئی ایسا عمل ہے جو تیری جان کو ناپاک کرتا ہے؟ اگر مسیح تجھ سے محبت رکھتا ہے، اور تُو اُس پر ایمان لا کر اُس پر بھروسا کرتا ہے، تو تُو جلد اسے چھوڑ دے گا۔ اسے چھوڑ دے، اور ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے۔

شاید یہ کوئی ایسا غلط کاروبار ہو، جس سے تیرا گزر بسر ہوتا ہو۔ کیا یہ اتوار کی صبح کی تجارت ہے؟ تو اے شخص، اگر تُو خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے اور اُس کے وسیلے نجات کی امید رکھتا ہے، تو وہ دروازے کبھی بھی سبت کے دن نہ کھول۔ جیسے افسیوں نے کہا تھا، "چاہے ہمیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو، ہم کسی ایسی چیز کو نہ رکھیں گے جو خدا کو رنجیدہ کرے۔ ہم کسی ایسی چیز کو نہ رکھیں گے، چاہے وہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو، جو ہماری جان کو نقصان پہنچائے،" کیونکہ "اگر آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو کرے اور اپنی جان کو کھو بیٹھیں، تو اس میں اُن کا کیا فائدہ ہوگا؟" تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟

میں نے اکثر اس سوال پر غور کیا ہے، اور میں نے سوچا ہے کہ اسے اور بھی مختصر کیا جا سکتا ہے۔ "اگر آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے، تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟" دیکھ، تُو تو یہ سب کچھ حاصل نہیں کرے گا! اگر تُو یہ سب کچھ حاصل بھی کرے اور اپنی جان کھو دے، تو تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ لیکن بعض لوگ تو صرف چند سکے ہی کماتے ہیں! اگر وہ اتوار کے دن چند سکے کمائیں اور اپنی جان کھو بیٹھیں، تو اس میں اُن کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ سوچ کر دلی دکھ ہوتا ہے کہ جانیں کتنی ارزاں ہو گئی ہیں۔

شیطان جانوں کو بہت ہی کم قیمت پر خریدتا ہے، اور اکثر تو صرف چند کوڑیوں میں ہی خرید لیتا ہے—لوگ تھوڑے فائدے اور چھوٹی لذتوں میں برباد ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ دنیا کے سب فریبوں سے آدمی کو پھنساتا تھا، مگر اب وہ محض چھوٹی چیزوں سے بھی اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ کسی کی آنکھوں کی ایک جھلک آدمی کو اپنی جان بیچنے پر مجبور کر دیتی ہے، اور کسی کے ہونٹوں کی ایک خوشامدانہ بات اُسے ابدی برکت سے محروم کر دیتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تجھے یسوع مسیح پر ایمان لانے کی توفیق بخشے، اور تُو اُسے اپنا نجات دہندہ پا لے، اور اگر ایسا ہو، تو تیرا اگلا قدم یہی ہوگا کہ تُو ایک جھاڑو لے کر اپنے گھر سے اُن تمام مکروہ چیزوں کو نکال باہر کرے جن سے خدا کو نفرت ہے، اور تُو یوں کہے گا

،جو بُت میرے دل میں سب سے عزیز تھا"
،چاہے وہ کچھ بھی ہو،
،مجھے قوت دے کہ اُسے اُس کے تخت سے گرا دوں،
"اور فقط تیری عبادت کروں۔

تُو کہے گا، "میں مسیحی ہوں، اور میں اُن چیزوں سے کنارہ کش ہو جاؤں گا۔" خدا کرے کہ ایسا ہو—فقط بعض کے لیے، بلکہ ہم سب کے لیے، یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین۔